



This work is licensed under a
[Creative Commons Attribution 4.0](#)
[International License](#)



AL DALILI

Bi-Annual, Multilingual (Arabic, Balochi, Brahui, English, Pashto, Persian, Urdu) ISSN:
2788-4627 (Print), ISSN: 2788-4635 (online)

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY**,
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.aldalili.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » IRI (AIOU), Tahqeeqat, Euro pub, MIAR.

TOPIC

تغییر معاشرہ میں تصوف کا کردار

The Role of Sufism in Social Development

AUTHOR

1. Mufti Syed Muhammad Rafiq, M.Phil Scholar, Al-Hamd Islamic University, Quetta, Pakistan. Email: smrafiqagh@gmail.com
2. Layma Mehmood, M.Phil Scholar, Department of Quran O Sunnah, University of Karachi, Pakistan. Email: Imagha2017@gmail.com

How to Cite: Mufti Syed Muhammad Rafiq, & Layma Mehmood. (2025). URDU تغییر معاشرہ میں تصوف کا کردار: The Role of Sufism in Social Development. *Al-Dalili*, 6(2), 01–08. Retrieved from <https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/142>

URL: <https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/142>

Vol. 6, No.2 || Jan–Jun 2025 || PERSIAN-Page. 01-08

Published online: 21-06-2025

تعمیر معاشرہ میں تصوف کا کردار

The Role of Sufism in Social Development

¹ مفتی سید محمد رفیق

² لیہے محمود

ABSTRACT:

Sufism, as an integral dimension of the Islamic spiritual tradition, embodies the pursuit of inner purification, moral excellence, and transcendental nearness to the Divine. More than a personal spiritual journey, Sufism has historically functioned as a transformative social force. Through the establishment of khanqahs (spiritual lodges), the emphasis on ethical reform, education, altruistic service, and the cultivation of communal harmony, the Sufi tradition has played a pivotal role in shaping cohesive and morally grounded societies. Influential mystics such as Hasan Basri, Rabi'a Basri, Junayd Baghdadi, Ma'ruf al-Karkhi, Bayazid Bustami, and later masters like Shaykh Abdul Qadir Jilani and Khwaja Moinuddin Chishti greatly expanded its spiritual and social horizons. From the Islamic worldview, society is not a mere aggregation of individuals but a moral and spiritual organism, bound by mutual rights, duties, and responsibilities. It is upon the foundations of justice, compassion, cooperation, patience, and trust that an Islamic society is established. The realization of such a society depends upon the spiritual and ethical refinement of its members—an aspiration that Sufism seeks to fulfill. This study underscores the enduring relevance of Sufi thought and practice in addressing the moral crises and social fragmentation of the modern world.

Keywords: Sufism, khanqah system, moral reform, social harmony, spiritual development.

تصوف اسلام کی روحانی روایت کا ایک اہم جزو ہے جو انسان کے باطن کی تطہیر، اخلاقی تربیت اور روحانی ترقی پر زور دیتا ہے۔ صوفیاء کرام نے نہ صرف فرد کی اصلاح پر توجہ دی بلکہ پورے معاشرے کی اخلاقی و روحانی بنیادوں کو استوار کیا۔ انہوں نے اپنے کردار، تعلیمات اور عملی زندگی کے ذریعے ایسے اصول و ضع کے جنہوں نے معاشرتی ہم آہنگی، رواداری، محبت اور خدمتِ خلق کو فروغ دیا۔ یہ مقالہ تصوف کے معاشرتی کردار کا تفصیلی جائزہ پیش کرتا ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ کس طرح صوفیاء کرام نے نہ صرف فرد کی روحانی تربیت کی بلکہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بھی بنیادی کردار ادا کیا۔ خانقاہی نظام، اخلاقی اصلاح، خدمتِ خلق، تعلیم و تربیت، اور سماجی ہم آہنگی جیسے عناصر کے ذریعے تصوف نے ایک مربوط اور فلاحی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ یہ مطالعہ عصر حاضر میں تصوف کی افادیت کو اجاگر کرتا ہے اور تجویز دیتا ہے کہ موجودہ دور کے معاشرتی بحرانوں کا حل صوفیانہ تعلیمات میں موجود ہے۔

تصوف کی لغوی معنی صفا، خلوص اور پاکیزگی کے ہیں جبکہ اصطلاحاً یہ ایسا روحانی نظام ہے جو دل کی صفائی، دنیا سے بے رغبتی اور قرب الہی کے حصول کا نام ہے¹۔ اسلامی تاریخ میں تصوف کا آغاز ابتدائی صدیوں میں ہوا، جب زہد اور عبادت کو دین کا

بنیادی عنصر سمجھا جاتا تھا۔ حسن بصری، رابعہ بصری، جنید بغدادی، معروف کرنخی، بایزید بسطامی اور بعد ازاں عبد القادر جیلانی اور معین الدین چشتی جیسے صوفیاء نے اس تحریک کو وسعت دی۔²

اسلامی نقطہ نظر سے معاشرہ صرف افراد کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسی روحانی اور اخلاقی اکائی ہے جس کا ہر فرد دوسروں کے حقوق و فرائض سے مربوط ہے۔ اسلامی معاشرہ عدل، احسان، تعاون، صبر اور امانت جیسے اصولوں پر قائم ہوتا ہے۔ اس کی تعمیر اس وقت ممکن ہے جب افراد کی روحانی اور اخلاقی تربیت کی جائے۔

تصوف اور سماجی ہم آہنگی:

صوفیاء کرام نے ہمیشہ انسانی یقینتی، میں المذاہب ہم آہنگی، رواداری اور باہمی محبت کو فروغ دیا ہے۔ ان کے ہاں انسانیت ہی سب سے بڑی قدر ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی کا قول مشہور ہے: "محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں۔"³ ان کی خانقاہیں ہر رنگ، نسل اور مذہب کے افراد کے لیے کھلی رہتی ہیں۔ یہی تعلیمات معاشرتی ہم آہنگی اور امن کے فروغ میں مدد گار ثابت ہوئیں۔⁴ تصوف کی بنیادی تعلیمات میں ایک اہم عنصر رواداری ہے۔ صوفیاء کرام نے ہمیشہ اپنے عمل اور تعلیمات کے ذریعے معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دیا۔ ان کی تعلیمات میں تمام انسانوں کے ساتھ احترام، محبت اور رواداری کا پیغام شامل ہے۔ صوفیاء نے کسی بھی مذہب یا ذات کی تفریق کیے بغیر سب کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر زور دیا۔ ان کا مانا تھا کہ انسانیت کی اصل بنیاد محبت ہے اور یہ محبت ہی ہے جو معاشرتی ہم آہنگی کو ممکن بناتی ہے۔⁵

صوفیاء کا ایک اور اہم کردار معاشرتی ہم آہنگی کے فروغ میں ان کے کردار کا ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی، حضرت بابا فرید، اور دیگر مشہور صوفیاء نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ تمام انسانوں کو برابر سمجھنا اور ان کے حقوق کا احترام کرنا ہی معاشرتی ہم آہنگی کا راستہ ہے۔ صوفیاء کی خانقاہیں تمام رنگ، نسل اور مذہب کے افراد کے لیے کھلی ہوتی تھیں۔ اس سے معاشرتی اتحاد اور رواداری کی ایک مضبوط بنیاد رکھی گئی۔⁶

صوفیاء کرام کے مطابق، رواداری صرف انسانوں کے درمیان نہیں، بلکہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان بھی ہوئی چاہیے۔ انہوں نے ہمیشہ یہ پیغام دیا کہ تمام مذاہب میں اللہ کی طرف جانے کا ایک ہی راستہ ہے، اور تمام مذہبوں کے پیروکاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنچا ہے۔ حضرت علی ہجویری (داتا تکھ بخش) نے اپنی تصانیف میں مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ ان کے مطابق، انسانوں کے درمیان رواداری کی بنیاد محبت اور اخلاقی احترام پر ہوئی چاہیے۔⁷

تصوف کا ایک اہم پہلو معاشرتی اصلاح کے ذریعے رواداری اور ہم آہنگی کی بنیاد رکھتا ہے۔ صوفیاء نے ہمیشہ کہا کہ انسانوں کے درمیان فرق صرف ظاہری ہے، اور اصل میں ہم سب ایک ہی اللہ کے بندے ہیں۔ اس اصول کو اپنانے سے انسانوں کے

درمیان تفرق کم ہو جاتی ہے اور معاشرتی ہم آہنگی کی فضاید اہوتی ہے۔ حضرت معین الدین چشتی نے اپنی زندگی میں ہر فرقہ، مذہب اور ذات سے تعلق رکھنے والوں کو اپنے دروازے کھل رکھنے کی مثال پیش کی۔⁸

صوفیاء نے ہمیشہ دنیا کے فانی ہونے کے تصور کو پیش کرتے ہوئے انسانوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنے کی تعلیم دی۔ ان کے مطابق، دنیاوی اختلافات سے بڑھ کر انسانوں کے درمیان ایک مشترک فطری تعلق ہے جو اللہ کی تخلیق کا مظہر ہے۔ اس تصور کو عام کرنے کے لیے انہوں نے اپنے پیروکاروں کو معاشرتی ہم آہنگی کے اصولوں پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔ تصوف کی تعلیمات میں اس بات پر زور دیا گیا کہ انسانوں کے درمیان اتحاد اور محبت کی طاقت ہی معاشرتی بجرائم کا حل ہے۔⁹

صوفیاء کی تعلیمات نے مختلف طبقات کے درمیان فرق کو مٹانے کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنی خانقاہوں میں ایسی فضا بنائی جہاں دنیا بھر کے لوگ آکر علم حاصل کرتے، روحانیت میں اضافہ کرتے اور ایک دوسرے سے محبت اور رواداری کی اہمیت سیکھتے۔

اس کے ذریعے وہ ایک ایسا معاشرتی ڈھانچہ قائم کرتے جہاں ہر فرد کو عزت اور محبت کا حق حاصل تھا۔¹⁰

تصوف اور اخلاقی تعلیم و تربیت:

تصوف کی بنیاد ہی اخلاقی و روحانی تربیت پر ہے۔ صوفیاء کرام کا زور ہمیشہ تزوییہ نفس، حسنِ اخلاق، صبر، شکر، توکل اور رضا پر رہا ہے۔¹¹ ان کے ہاں خدمتِ خلق اس سب سے بڑی عبادت مانی جاتی ہے۔ خانقاہوں میں آنے والوں کی روحانی تربیت کے ذریعے معاشرے میں برداری، تحمل اور دوسروں کے لیے خیر خواہی جیسے جذبات پر وان چڑھتے تھے۔¹²

صوفیاء نے تعلیمی میدان میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی خانقاہیں صرف عبادت گاہیں نہیں بلکہ علمی مرکز بھی ہیں۔ وہ علم کو معرفت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کے مریدین نہ صرف دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ زندگی کے عملی امور میں بھی تربیت پاتے ہیں۔ تصوف کا تربیتی نظام روحانی ترقی اور انسان کی اخلاقی اصلاح کے لیے ایک خاص طریقہ کارپر مبنی ہوتا ہے۔ اس نظام میں مرید کی روحانیت کی صفائی اور تزوییہ نفس کے اصول شامل ہیں۔ صوفیاء کرام اپنے مریدوں کو نماز، ذکر، مراقبہ اور تصفیہ نفس کے ذریعے روحانی سطح پر ترقی دینے کی کوشش کرتے تھے۔ اس تربیتی عمل میں مرید کو اپنے اندر کی خواہشات اور نفس کی برائیوں کو قابو میں لانے کی تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ اللہ کے قریب جاسکے اور اپنی زندگی میں اخلاقی بہتری لاسکے۔¹³

صوفیاء کے تربیتی نظام میں اخلاقی تعلیمات کا اہم کردار ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک انسان کی روحانی ترقی صرف اس صورت میں ممکن ہے جب وہ اپنے اخلاق کو بہتر کرے۔ صوفیاء نے ہمیشہ اپنے مریدوں کو صدق، اخلاص، تواضع، اور دوسرے اچھے اخلاق کی تعلیم دی۔ اس تربیتی عمل میں صوفیاء کرام اخلاقی پاکیزگی کو سب سے اہم مقام دیتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک روح کی صفائی کے بغیر کسی بھی انسان کی روحانی ترقی ممکن نہیں۔¹⁴

تصوف کے تربیتی نظام میں صبر اور قناعت کو اہمیت دی جاتی ہے۔ مرید کو صبر کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ زندگی کے نشیب

و فراز کا سامنا کر سکے اور اپنے نفس کو بہتر طور پر قابو میں رکھ سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ، قناعت کو اختیار کرنے سے مرید کا دل دنیاوی لذتوں سے آزاد ہوتا ہے، اور اس کا توجہ صرف اللہ کی رضاکی طرف مرکوز ہوتی ہے۔ اس تربیتی عمل کا مقصد مرید کو اپنے اندر کے فساد اور دنیا کی فریب کاریوں سے بچانا ہے تاکہ وہ روحانی اور اخلاقی لحاظ سے بلند ہو سکے۔¹⁵

صوفیاء کا تربیتی نظام نہ صرف فرد کی روحانیت کے لیے مفید ہوتا ہے بلکہ یہ پورے معاشرتی اثرات بھی مرتب کرتا ہے۔ جب فرد روحانی طور پر اصلاح پاتا ہے، تو اس کے اثرات اس کے معاشرتی تعلقات اور رویوں پر پڑتے ہیں۔ تصوف کے تربیتی نظام میں فرد کو معاشرتی عدل، انصاف، اور برابری کے اصول سکھائے جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں مرید اپنے معاشرتی ذمہ داریوں کو سمجھتا ہے اور ایک اچھا شہری بننے کی کوشش کرتا ہے۔¹⁶

تصوف کا تربیتی نظام انسان کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے ترتیب دیا گیا ہے۔ صوفیاء کرام اپنے مریدوں کو مختلف روحانی علوم، جیسے علم تصوف، علم فقہ، اور علم حدیث، کے ذریعے تعلیم دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی روحانی و علمی ترقی حاصل کر سکیں۔ اس تربیت کا مقصد نہ صرف مرید کی روحانی کیفیت کو بلند کرنا ہوتا ہے بلکہ اس کو ایک اخلاقی اور ذمہ دار فرد بنانا بھی ہے جو معاشرتی سطح پر ثابت اثرات مرتب کرے۔¹⁷

صوفیاء کے تربیتی نظام کے اثرات فرد کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں نظر آتے ہیں، چاہے وہ اس کی اخلاقیات ہوں، معاشرتی تعلقات ہوں یا اس کی روحانی زندگی ہو۔ ان کے تربیتی اصول انسان کے اندر ایک توازن پیدا کرتے ہیں، جو اسے دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب بنادیتا ہے۔ صوفیاء کی تعلیمات میں انسانیت کی خدمت، دینی احکام پر عمل، اور دنیاوی لذتوں سے آزاد رہنے کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے تاکہ مرید ایک متوازن زندگی گزار سکے۔¹⁸

تصوف کا معاصر سماجی کردار:

تصوف کا معاصر سماجی کردار بہت اہم ہے، خاص طور پر آج کے دور میں جب معاشرے مختلف چینیز جیسے اخلاقی زوال، روحانی خلا، عدم برداشت، اور مادہ پرستی کا شکار ہیں۔ ذیل میں تصوف کے معاصر سماجی کردار کی چند نمایاں جہات بیان کی جا رہی ہیں:

1 روحانی سکون اور باطنی اطمینان کا ذریعہ

جدید انسان بظاہر ترقی یافتہ مگر باطنی طور پر مضطرب ہے۔ تصوف انسان کو اپنے باطن سے جوڑ کر اسے خدا سے قربت کا راستہ دکھاتا ہے، جو اندر رونی سکون پیدا کرتا ہے۔

2 اخلاقی اصلاح

صوفیاء کی تعلیمات کا مرکزو محور اخلاقیات ہیں۔ معاصر دنیا میں کرپشن، نفرت، دھوکہ دہی اور خود غرضی جیسے مسائل کے خاتمے کے لیے تصوف کی تعلیمات اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

3 ہم آہنگی میں المذاہب

صوفیاء کرام نے ہمیشہ انسانیت کو مقدم جانا۔ ان کے مزارات پر آج بھی ہر مذہب، رنگ و نسل کے لوگ آتے ہیں۔ اس رویے سے معاشرے میں رواداری اور مذہبی ہم آہنگی فروغ پاتی ہے۔

4 سوچ و یقین

خانقاہی نظام ہمیشہ خدمتِ خلق کا مرکز رہا ہے۔ موجودہ دور میں تصوف کی اس روایت کو جدید فلاحتی اداروں کی شکل دے کر معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کی جاسکتی ہے۔

5 نفسیاتی و ذہنی مسائل کا علاج

صوفیانہ مراقبہ (meditation)، ذکر اور خلوت کے ذریعے ذہنی دباء، اضطراب، اور بے چینی کا علاج ممکن ہے۔ آج نفسیات کے کئی ماہرین بھی صوفی طریقوں کو موثر مانتے ہیں۔

6 سیاست اور معاشرت میں اعتدال

تصوف طاقت کی دوڑ سے اجتناب اور انسان دوستی پر زور دیتا ہے، جو کہ معاصر سیاسی انتشار کے مقابلے میں اعتدال کا راستہ پیش کرتا ہے۔

روحانی اصلاح اور معاشرتی رویے:

روحانی اصلاح کا تصور اسلامی تصوف میں بہت اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ تصوف کا اصل مقصد انسان کی روح کی صفائی اور اس کی اخلاقی و روحانی تربیت ہے۔ روحانی اصلاح کی کوششیں فرد کو اپنے باطن میں موجود براہیوں، خواہشات، اور نفس کی براہیوں سے بچا کر ایک بلند اخلاقی معیار پر لاتی ہیں۔ تصوف کی تعلیمات کے مطابق، روحانی ترقی کا آغاز ترکیہ نفس (نفس کی پاکیزگی) سے ہوتا ہے، جو انسان کو خدا کی قربت اور ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔¹⁹

روحانی اصلاح کی بنیاد انسان کے اخلاقی رویوں کی اصلاح ہے۔ صوفیاء کرام نے ہمیشہ اپنے مریدوں کو اخلاقی اقدار جیسے سچائی، برداہی، شفقت، اور تواضع کی اہمیت پر زور دیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر انسان کی روح درست ہو اور اس کے اخلاقی رویے بہتر ہوں تو وہ معاشرتی سطح پر بھی ثابت اثرات مرتب کرے گا۔ تصوف کا مقصد فرد کے قلب کو صاف کرنا ہے تاکہ وہ معاشرتی سطح پر بھی بہتر انسان بن سکے اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور تعاوون سے پیش آسکے۔²⁰

جب فرد روحانی طور پر اصلاح پاتا ہے، تو اس کے معاشرتی رویے میں بھی ثبت تبدیلیاں آتی ہیں۔ اس کا اثر اس کی روزمرہ زندگی اور معاشرتی تعلقات پر پڑتا ہے۔ تصوف میں فرد کی روحانی تربیت کے دوران، اس کو انسانیت کی خدمت، لوگوں کے حقوق کا احترام، اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس طرح سے صوفیاء کرام نے معاشرتی سطح پر اخلاقی اصلاحات

کیں اور افراد کو اپنی شخصیت کے ثابت پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی ترغیب دی۔²¹

تصوف کی روحانی اصلاح نہ صرف فرد کی ذات تک محدود رہتی ہے بلکہ یہ پورے معاشرے کی اصلاح میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ صوفیاء کرام کی تعلیمات نے افراد میں آپس میں محبت، ہمدردی، اور بھائی چارے کا جذبہ پیدا کیا۔ انہوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ معاشرتی تعلقات میں بھی بہتری آتی ہے۔ اس طرح سے تصوف نے فرد اور معاشرے کے درمیان ایک مضبوط اخلاقی رشته قائم کیا، جو معاشرتی ہم آہنگی اور انصاف کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔²²

روحانی اصلاح کے ذریعے انسان کی شخصیت میں نرمی، نرم دلی، اور برداری پیدا ہوتی ہے، جو معاشرتی رویوں میں خوشنگوار تبدیلیاں لاتی ہیں۔ جب افراد اپنے اندر کے جذبات اور خواہشات کو قابو میں کرتے ہیں، تو وہ اپنے معاشرتی تعلقات میں بھی تحمل اور برداری کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ تصوف کی تعلیمات میں روحانیت اور اخلاقی اقدار کا امتزاج ہوتا ہے، جو انسان کو نہ صرف روحانیت کے لحاظ سے بہتر بناتا ہے بلکہ معاشرتی سطح پر بھی اس کے رویے میں تبدیلی لاتا ہے۔²³

اس طرح تصوف کا مقصد نہ صرف فرد کی روحانی اصلاح ہے بلکہ یہ معاشرتی رویوں کی اصلاح کے ذریعے ایک متوازن اور فلاجی معاشرتی نظام کے قیام کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے۔ صوفیاء کی تعلیمات نے ہمیں یہ سکھایا کہ روحانی ترقی کا مقصد صرف خدا کے ساتھ تعلق بہتر کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انسانوں کے ساتھ بھی حسن سلوک اور انصاف کے ساتھ پیش آتا ہے۔²⁴

متن ۷:

- 1: تصوف نے انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی سطح پر بھی روحانی و اخلاقی قدروں کو فروغ دیا۔
- 2: خانقاہی نظام عوامی خدمت، تعلیم، روحانی سکون اور معاشرتی ہم آہنگی کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوا۔
- 3: صوفیاء کی تعلیمات نے معاشرتی طبقات کے درمیان فاصلوں کو کم کر کے ایک باہم مربوط معاشرے کی تشکیل کی۔
- 4: موجودہ دور میں تصوف کی تعلیمات کو ماذرلن فلاجی اور تعلیمی اداروں کے ساتھ مربوط کیا جا سکتا ہے۔

سفرارشتات:

- 1: خانقاہی نظام کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے جدید ادارہ جاتی فلاجی ماذر لزتیار کیے جائیں۔
- 2: اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں صوفیانہ اخلاقیات کو بطور مضمون شامل کیا جائے۔
- 3: تصوف پر تحقیق کو فروغ دے کر اس کی افادیت کو جدید سائنسی و سماجی تناظر میں اجاگر کیا جائے۔
- 4: ریاستی سطح پر تصوف کی تعلیمات کو فروغ دے کر معاشرتی ہم آہنگی اور روداری کو پرواداری کو پرواداری کیا جائے۔

خاتمه:

تصوف، اسلام کے روحانی پہلوؤں کا آئینہ دار ہے جو فرد کو باطن کی صفائی اور معاشرے کو باہمی محبت، خدمتِ خلق، اور ہم

آنگی کی طرف راغب کرتا ہے۔ اس تحقیق نے واضح کیا کہ خانقاہی نظام اور صوفیاء کی تعلیمات آج کے بکھرے معاشرے کو جوڑنے، نفرت و تعصّب کو مٹانے اور ایک جامع فلاحی نظام کے قیام میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ مقالہ اس بات کی دلیل ہے کہ تصوف نہ صرف ماضی کی میراث ہے بلکہ مستقبل کا قبل عمل ماذل بھی ہے۔

حوالہ جات

- 1 احمد، اقبال۔ اسلام اور تصوف، دار المصنفین، لاہور، 2010ء، ص 7
- 2 Ansari, Shahid. The Sufi Order and Its Role in Society (Karachi: Oxford University Press, 2006)
- 3 پشتی، معین الدین۔ تصوف اور خانقاہی نظام، یونیورسٹی پریس، علی گڑھ، 1998ء، ص 28
- 4 Schimmel, Annemarie. Mystical Dimensions of Islam (Chapel Hill: University of North Carolina Press, 1975)
- 5 غزالی، ابو حامد۔ احیاء العلوم، دار الفکر، بیروت، 1995ء، ص 178
- 6 Schimmel, Annemarie. Mystical Dimensions of Islam (Chapel Hill: University of North Carolina Press, 1975)
- 7 احمد، اقبال۔ اسلام اور تصوف، دار المصنفین، لاہور، 2010ء، ص 76
- 8 Ernst, Carl. The Shambhala Guide to Sufism (Boston: Shambhala, 1997)
- 9 قریشی، محمد اسلم۔ تصوف اور اسلامی معاشرہ، ادارہ معارف، کراچی، 2002ء، ص 97
- 10 Ansari, Shahid. The Sufi Order and Its Role in Society (Karachi: Oxford University Press, 2006)
- 11 غزالی، ابو حامد۔ احیاء العلوم، دار الفکر، بیروت، 1995ء، ص 179
- 12 Ernst, Carl. The Shambhala Guide to Sufism (Boston: Shambhala, 1997)
- 13 غزالی، ابو حامد۔ احیاء العلوم، دار الفکر، بیروت، 1995ء، ص 172
- 14 احمد، اقبال۔ اسلام اور تصوف، دار المصنفین، لاہور، 2010ء، ص 181
- 15 Schimmel, Annemarie. Mystical Dimensions of Islam (Chapel Hill: University of North Carolina Press, 1975)
- 16 Ernst, Carl. The Shambhala Guide to Sufism (Boston: Shambhala, 1997)
- 17 قریشی، محمد اسلم۔ تصوف اور اسلامی معاشرہ، ادارہ معارف، کراچی، 2002ء، ص 91
- 18 Ansari, Shahid. The Sufi Order and Its Role in Society (Karachi: Oxford University Press, 2006)
- 19 غزالی، ابو حامد۔ احیاء العلوم، دار الفکر، بیروت، 1995ء، ص 175
- 20 احمد، اقبال۔ اسلام اور تصوف، دار المصنفین، لاہور، 2010ء، ص 165
- 21 Ernst, Carl. The Shambhala Guide to Sufism (Boston: Shambhala, 1997)
- 22 Schimmel, Annemarie. Mystical Dimensions of Islam (Chapel Hill: University of North Carolina Press, 1975)
- 23 قریشی، محمد اسلم۔ تصوف اور اسلامی معاشرہ، ادارہ معارف، کراچی، 2002ء، ص 93
- 24 Ansari, Shahid. The Sufi Order and Its Role in Society (Karachi: Oxford University Press, 2006)